Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba

دارالتحقیق ودفاع صحابہ

www.sunnilibrary.com

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات

تعزیہ بنانے کی شرعی حیثیت

تالیف

مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سنی لائبریری

ادارہ دار التحقیق

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعزیہ بنانے کی شرعی حیثیت

تعزیہ کی تعریف میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ یہ لکڑی کی کھپچیوں اور رنگین کاغذ کی کی مدد سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ کی پوری شکل ہوتی ہے الخ اس کی شرعی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ ایک بدعت صریح ہے۔ جسے نادانی سے بعض لوگ شعائر اللہ میں شمار کرنے لگے ہیں۔

بدعت صریح ہونے کی وجہ سے یہ فعل حرام ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ شیعہ حضرات کے صحیح علماء جو اس کی حقیقت سے آشنا ہیں۔ وہ بھی اسے حرام سمجھتے ہیں۔ لیکن اکثر ذاکرین و علماء اس کی مخالفت سے ڈرتے ہیں۔ اور انہیں خطرہ ہوتا ہے۔ کہ کہیں ان پر قوم شیعہ کی طرف سے کوئی عتاب نہ آجائے۔ کیونکہ یہ بدعت اس قدر عام ہو چکی ہے۔ کہ اب اس کی مخالفت کرنے سے اپنی پٹائی کا خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے ایسے علماء عوام کے سامنے اعلانِ حق کرنے سے گھبراتے ہیں لیکن بعض وہ بھی ہیں۔ جنہوں نے جرأت سے کام لیا۔ اور علی الاعلان اس کی مخالفت کرتے ہوئے "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" پر عمل کیا۔ جیسا کہ ابھی قریب زمانہ میں مولوی الفت حسین "(جو کہ ذمہ دار شیعہ مولوی تھا۔) نے ایک کتاب بنام تنقیح المسائل" لکھی ہے۔

اس کتاب کے مقامات مختلفہ پر مندرجہ ذیل صریح الفاظ موجود ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۔ "تعزیہ وغیرہ ہرگز بمذہب امامیہ درست نہیں۔ بلکہ بمنزلہ سوانگ ہے"

(ص ۱۷۔ ۱۹)

۲۔ مرثیہ خوانی پر اجرت لینی درست نہیں۔ ص ۵۱

۳۔ شادیٔ قاسم بے اصل واقعہ ہے۔ ص ۱۷

اور اسی طرح شیعہ حضرات کی ایک مشہور کتاب "اصلاح الرسوم بکلام المعصوم" میں بھی حق گوئی کا یوں اظہار کیا گیا ہے۔

۱۔ تعزیہ کے سامنے شیرینی رکھنا حرام ہے۔

۲۔ طوق اور زنجیر پہننا حرام ہے۔

۳۔ علم اور تعزیہ کے سامنے زیارت پڑھنا حرام ہے۔ ص ۲۹۶

اسی طرح پنجاب کے شیعوں کے ایک مشہور و معروف شیعہ مولوی "محمد حسین ڈھکو" نے ایک رسالہ بنام "اصلاح المجالس والمحافل" لکھا جس میں اس نے مروجہ ماتم اور تعزیہ وغیرہ کی یوں تردید کی۔

عشرت کنیم و تعزیہ اش مے نہیم نام

حاشا کہ رسم و راہ محبت چنیں بود

لیکن رونے کا مقام یہ ہے۔ کہ جہاں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حسینی سٹیج پر جانے والے بعض نالائقوں کی یہ حالت ہو کر وہ عین ایام محرم الحرام میں بجائے واعظ یا ذاکر حسین معلوم ہونے کے اپنی وضع قطع شکل و صورت اور ڈیل و ڈول سے کسی تھیٹر کے ایکٹر معلوم ہوتے ہیں۔ وہاں اگر سامعین کی یہ حالت نہیں ہو گی تو اور کیا ہو گی

(ص ۱۲۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحاصل:

آپ حضرات نے یہ جان لیا۔ کہ مروجہ ماتم، تعزیہ اور علم وغیرہ سب بدعات شرعیہ ہیں۔ جو حرام اور باعث گمراہی ہیں۔ اس امر کی تصدیق و توثیق بھی شیعوں کے علماء نے کر دی۔ لیکن اس کے باوجود اگر شیعہ لوگ یہ کہیں۔ کہ جن علماء کی عبارات پیش کی گئیں۔ ان کی بات کا کوئی وزن نہیں۔ کیونکہ وہ معتبر اور مجتہد شیعہ نہ تھے اس لیے ہم تو ان افعال کی حرمت تب تسلیم کریں گے۔ جب ائمہ اہل بیت میں سے کوئی امام انہیں حرام کہے۔

لہٰذا ہمیں کسی امام کا قول دکھاؤ۔ یہ اگرچہ ان کا ایک بہانہ ہے۔ اور اپنے مذہب سے جہالت کی بنا پر ہے۔ تاہم پھر بھی ان کی ضد توڑنے اور احقاق حق و ابطال باطل کی خاطر ایسا حوالہ بھی پیش کر دیتا ہوں۔ اہل بیت کے ائمہ کے جد امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث صریح پیش خدمت ہے۔ اور وہ ان کی "صحاح اربعہ" میں سے نقل ہے۔

تعزیہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

من لا یحضرہ الفقیہ:

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول ص۱۲۰ باب النوادر مطبوعہ تہران طبع جدید)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(من لایحضرہ الفقیہ ص۶۰ فی تجدید القبور مطبوعہ لکھنو طبع قدیم)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص قبر پھر سے بنائے۔ یا اس کی تشبیہ و شکل بنائے۔ وہ اسلام سے خارج ہے انتہیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی شرح شیعہ مجتہد شیخ صدوق نے اسی مقام پر یوں کی۔

من لایحضرہ الفقیہ:

وَالَّذِیْ اَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ مَثَّلَ مِثَالًا یَعْنِیْ بِہٖ اَنَّہٗ مَنْ اَبْدَعَ بِدْعَۃً وَدَعَا اِلَیْھَا اَوْ وَضَعَ دِیْنًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلِیْ فِیْ ذٰلِکَ قَوْلُ اَئِمَّتِیْ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص۱۲۱ طبع جدید)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول "من مثل مثالا" کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ آپ نے اس سے یہ مراد لی ہے "جس نے کسی بدعت کو جنم دیا۔ اور لوگوں کو اس کی طرف بلایا۔ یا کوئی دین گھڑا تو وہ اسلام سے نکل گیا" میرا اس قول میں یہ کہنا دراصل میرے ائمہ کا قول ہے۔

میرا خیال ہے کہ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ اور وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنا امام و پیشوا تسلیم کرتا ہو۔ اس کے لیے تعزیہ وغیرہ شبیہات کی حرمت کے لیے اس سے بڑھ کر کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ "باب مدینۃ العلم" تھے۔ آپ کی بات دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہوئی۔

سب جانتے مانتے ہیں۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ علم ظاہری اور علم باطنی کے سرچشمہ تھے۔ اللہ نے آپ کو "علم لدنی" سے نوازا تھا۔ اسی علم کے ذریعہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ لوگ اپنے ہاتھوں سے بنائی مورتیوں کو شعائر اللہ سمجھنے لگیں گے۔ جو شرک اور کفر ہے۔ اس لیے آپ نے ایک ایسا عام لفظ ذکر فرمایا۔ جس میں تمام شبیہات آجاتی ہیں۔ یعنی "جو قبر دوبارہ بنائے گا۔ یا اس کی تشبیہ اور شکل بنائے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے" یہی وجہ ہے۔ کہ جن چیزوں کو حضرت علی المرتضیٰ نے حرام قرار دیا تھا۔ وہی چیزیں بعض ابن الوقت شیعہ مولویوں کی تحریروں میں، شعائر اللہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ جیسا کہ مولوی بشیر کی کتاب "عزائے حسین" میں تحریر ہے۔

"قرآن بھی کا غذ اور تعزیہ بھی کاغذ اور ان دونوں کی تعظیم و تکریم یکساں ہے۔ ص ۵۲"

"ذوالجناح و تعزیہ اور علم یہ شعائر اللہ ہیں۔ ان کی تعظیم فرض ہے" (ص ۲۶ تا ۲۷)
(ص ۲۶ تا ۲۷)

مولوی بشیر شیعہ کی ان تحریرات کو پڑھیے۔ اور اس کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کی تشریح جو شیخ صدوق نے کی۔ وہ بھی پڑھیے۔ ان دونوں تحریرات کو پڑھ کر ہر انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان اسی تعزیہ وغیرہ کے متعلق تھا۔ جس کو مولوی بشیر نے "عزائے حسین" نامی کتاب میں تحریر کیا ہے۔ شیخ صدوق کی تشریح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے معلوم ہوا کہ تعزیہ وغیرہ شبیہ بنانا دین گھڑنا ہے اور "بدعاتِ شرعیہ" ہیں۔ لیکن انہی چیزوں کو مولوی بشیر شیعہ "شعائر اللہ" کے ہم پلہ کہہ رہا ہے۔

حالات و مشاہدات سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ جن خرافات کو مولوی بشیر شیعہ نے "عزائے حسین" نامی کتاب میں "شعائر اللہ" کہا ہے۔ اور ان کی تعظیم و تکریم کو فرض قرار دیا۔ یہ صرف زبانی کلامی بات نہیں۔ بلکہ فی زمانہ شیعہ لوگ واقعی انہیں "شعائر اللہ" ہی سمجھتے ہیں۔ ذوالجناح، تعزیہ کے دیگر اقسام کے جلوس کے وقت بیسیوں مرتبہ جھگڑے ہوئے۔ قتل و غارت تک نوبت پہنچی۔ مگر شیعوں نے ان کو ہرگز چھوڑا نہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ تو شیعہ نہ رہیں گے۔ ایسی باتیں خود شیعہ ذاکرین اور مولویوں سے ہم نے بارہا سنیں۔

اب فیصلہ خود فرمالیں۔ کہ مولوی بشیر اور اس کے ہمنوا شیعہ و ذاکرین و مومنین حق پر ہیں۔ یا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیرِ خدا حق پر ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان شبیہات کو بدعتِ شرعیہ اور حرام کہیں۔ یہ ناخلف و ناہنجار انہیں شعائر اللہ گردانیں۔ بے شک حق علی کے ساتھ ہے۔ اور علی حق کے ساتھ ہے۔ لیکن مذہبی عناد و غلو کو بالائے طاق رکھیں۔ تو ہدایت ملنا دور نہیں۔

(فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ)

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari